OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:1, Issue: 1,Jan -June 2020
DOI:10.51665/al-duhaa.001.01.0050 , PP: 75-86

سامی ادیان میں انسانی عظمت باعتبارِ پیدائش وافزائشِ نسلِ انسانی (ایک تقابلی جائزہ)

Significance of human's birth, growth and development of generation in Semitic-religion: A comparative study

Published: 10-07-2020
Accepted: 26-05-2020
Received: 25-04-2020

Saad Jaffar
Lecturer,Islamic Studies, AUST
Email: saadjaffar@aust.edu.pk

Muhammad Ajmal Khan
Lecturer, Islamic Studies, Army Burnhall Collage, Abbottabad
Email: ajmal13101@gmail.com

Abstract

In the current modern era, mankind has made such development which was not imagine-able in acient times. Despite surprising advancements, the notion of greatness seems to be missing because of the conflicts between humanity.Believers of the world's religions have contributed on highlighting various aspects of human greatness. It is clear from their writings that all religions are the bearers of human greatness and there are different manifestations of human greatness and the most important of these manifestations is the birth of mankind. The Almighty has honored humanity from the day one. The teachings of the Semitic religions are similar to this subject and have their own individual status which needs to be clarified.In this article, we compare the teachings of Qur'an with Old and the New Testament in the light of human greatness for birth of mankind. We found that the Islamic teachings are more detailed and inclusive than other Semitic religions.

Key words: *Qur'an , Old Testament, New Testament, Semitic religions, human greatness, birth of mankind.*

تمہید:

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق ہے اور انسان اللہ رب العزت کی کائنات میں سب سے بہترین تخلیق ہے اور خالق کائنات نے انسان کو عزت و عظمت سے نوازاہ ہے اور اس عزت و عظمت کے مظاہر انسان اول حضرت آدمؑ کی تخلیق اور انسانیت کی پیدائش سے ہی نظر آتی ہے کے اللہ رب العزت نے حضرت آدمؑ کی تخلیق اپنے ہاتھوں سے فرمائی اور یہ تخلیق انسانی عظمت کا مظہر ہے

کے ساری مخلوقات کو اپنی قدرت اور ارادے سے پیدا کیا اور حضرت انسان کے لیے بھرپور اہتمام فرمایا اور فرشتوں کے مجمع میں اس کا تذکرہ تفاخر کے ساتھ فرمایا کے میں جناب آدمؑ کو زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر بھیج رہا ہوں اور قرآن پاک نے حضرت آدمؑ کی پیدائش کے مراحل کو مفصل بیان کیا اور نوع انسانی کی پیدائش کے سارے مراحل کو بھی مفصل بیان کیا ہے قرآن مجید کی طرح بائبل کے عہد نامہ قدیم میں حضرت آدمؑ کی تخلیق اور نوع انسانی کی پیدائش کا تذکرہ فرمایا ہے ذیل میں قرآن اور بائبل میں انسانی عظمت باعتبار پیدائش کے مختلف پہلوؤں میں مشترک پہلوؤں اور منفرد پہلوؤں کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا۔

لفظ انسان کا معنیٰ و مفہوم :

صاحب معجم مقاییس اللغۃ فرماتے ہیں :

"(انس) الهمزة والنون والسين اصلُ واحد ،وهو ظهورُالشيء ، وكلُ شيءٍ خالَفَ طريقةالتواحُش-قالوا:الانس خلاف الجِنّ ، وسُموالظهورهم-يقال آنَستُ إِذا رأيتهٗ قال الله تعالى: ﴿فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا﴾"[1]

الف،نون اور سین کا مجموعہ لغت میں کسی شئ کے ظاہر ہونے کیلئے اور ہر اس شئ کیلئے استعمال ہوتا ہے جو وحشت کے مقابلے میں ہو چنانچہ انس جن کے مقابلہ میں ہے اور انس نام رکھا گیا ہے ان کے ظاہر ہونے کی وجہ سے لہٰذا جب تو کسی چیز کو دیکھے گا تو کہا جائے گا آنس سننے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، لہٰذا کہا جاسکتا ہے اَنَستُ الشئی میں نے کوئی بات سنی مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لفظ انسان میں محبت الفت چاہت اور مانوس ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں وہ اسے علم کے ذریعے جسے پسند کرتا ہے اس سے مانوس ہو کر اس کا قرب چاہتا ہے اس وجہ سے انسان تمام مخلوقات پر ممتاز ہو جاتا ہے۔

لفظ عظمت کا معنیٰ و مفہوم:

لفظ کے اصل مفہوم کی وضاحت کے حصول کے لیے لفظ کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو جانا جاتا ہے تاکہ لفظ کی مکمل طور پر وضاحت ہو جائے۔لفظ عظمت عَظماَ سے ماخوذ اسم ہے اور اس کا مادہ اصلیہ (ع ظ م) ہے اور یہ مادہ بڑائی اور قوت کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں :

"عظم الشئ اصله كبر عظمه ثم استعيرلكل كبيرٍ فاجريمجراة محسوساَ كان اَومعقولاَ"[2]

ابتداء میں صرف ہڈی کے بڑا ہونے کے بولا جاتا تھا بعد میں مجازاً ہر چیز کے بڑا ہونے پر بولا جانے لگا خواہ اس چیز کا تعلق حس سے ہو یا عقل سے۔

ابتدائے انسانیت کے مشترک پہلو:

انسانیت کی تخلیقی عظمت کا سب سے بڑا شاہکار اور بہترین نمونہ حضرت آدمؑ کی تخلیق ہے اور حضرت آدمؑ کی ذات ہی وہ شخصیت ہے کے جن کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے فرمائی اور اس خاص اہتمام کا مقصد صرف اور صرف انسانیت کی عظمت کو ساری کی ساری مخلوقات کو روشناس کرانا تھا اور اسلیئے سب سے پہلے اسی موضوع پر کلام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ [3]

ان کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا اور پھر اس نے فرمایا ہو جا پس وہ ہو گیا۔

سورۃ الحجر میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝۲۹﴾[4]

پس جب میں اس کو برابر کرلوں، اور پھونک دوں اس میں اپنی طرف سے روح، پس گر پڑو تم اس کے سامنے سجدے میں۔

عہد نامہ قدیم کی ابتدائی کتاب پیدائش میں حضرت آدم کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے:

"خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا"[5]

عہد نامہ جدید میں ہی ارشاد خداوند ہے:

" میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے کیونکہ پہلے آدم کو بنایا گیا اس کے بعد حواؑ"[6]

قرآن مجید اور بائبل کے عہد نامہ قدیم میں حضرت آدمؑ کی تخلیق میں صرف دو نکات میں مماثلت پائی جاتی ہے کہ آدمؑ کی تخلیق زمین کی مٹی سے کی گئی اور تخلیق کے بعد ان کے پتلے کو جیتی جان کیا گیا بذریعہ نفخ روح یعنی (روح کے پھونکنے کے ساتھ) بائبل نے انسان اول کی پیدائش کے درجہ بدرجہ مراحل کو تفصیل کے ساتھ ذکر نہیں کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش ایک خاص تدریجی عمل کے نتیجے میں جسد اطہر وجود عنصری میں ڈھلا اس کو تفصیلی انداز میں قرآن حکیم میں بیان کیا گیا ہے جس کا تذکرہ منفرد پہلوؤں میں آجائے گا کہ قرآن حکیم نے ان دو عناصر مٹی اور روح کے علاوہ مٹی کی مختلف حالتوں کو مفصل ذکر کیا ہے اور پورے عمل کی وضاحت کی ہے۔ اس کے علاوہ تیسرا مشترک پہلو قرآن اور بائبل کی تعلیمات پر غور وخوض کرنے سے حاصل ہوتا ہے کہ انسان اول حضرت آدم علیہ السلام ہی ہیں۔

ابتدائے انسانیت میں منفرد پہلو:

قرآن مجید حضرت آدمؑ کی تخلیق کو بہت ہی احسن اور مفصل انداز میں بیان فرمایا ہے حضرت آدمؑ کی تخلیق کے تدریجا مراحل کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس کا مقصد نوع انسانی کے خصائل کو مفصل بیان کرنا ہے کیونکہ خمیر کے خصائل کا اثر انسان کی ذات پر ہے۔

اسی لیے قرآن حکیم میں اسے کو مفصل بیان کیا گیا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا﴾[7]

وہ وہی ہے جس نے پانی سے بشر بنایا۔

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ﴾[8]

وہی ذات ہے جس نے تم کو گیلی مٹی سے پیدا کیا، پھر (تمہاری زندگی کی) ایک میعاد مقرر کردی۔

﴿اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱﴾[9]

بیشک ہم نے انھیں ایک چپکتے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔

﴿وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۲۸﴾[10]

اور وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک بشر کو پیدا کرنے والا ہوں۔

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴾[11]

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ ۙ﴾[12]

اور آدم کو (اللہ تعالیٰ نے) سارے نام سکھادیئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔

مذکورہ بالا تمام آیات سے ایک ہی مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ کے جسم مبارک کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ اور باقاعدہ ایک Process کے تحت تخلیق کے عمل سے وجود بخشا۔

بائبل کی کتاب پیدائش میں ہے:

"آدم خدا کا کامل بیٹا تھا جو اُسکی صورت اور شبیہ پر بنا تھا"[13]

اور اسی کتاب میں دوسری جگہ مذکور ہے:

"خدا کی نافرمانی سے آدم وحوا نے ہمیشہ زندہ رہنے کا موقع گنوا دیا یہوواہ نے آدم سے کہا تھا: تُو خاک ہے خاک میں لوٹ جائے گا"[14]

یوحنا کی انجیل میں ذکر ہے:

"آدم خدا کا کامل بیٹا تھا جو اُسکی صورت اور شبیہ پر بنا تھا۔ تاہم خدا رُوح ہے اسلئے یہ مشابہت جسمانی نہیں ہو سکتی تھی"[15]

اور عہد نامہ قدیم کی کتاب رومیوں میں ہے:

"پہلے آدمی آدم علیہ السلام نے گُناہ کِیا تھا اسلئے اُسکی ساری اولاد خدا کے قوانین کو توڑنے کے میلان کیساتھ ناکامل پیدا ہوئی تھی"[16]

انجیل کی لوقا میں ہے:

"جب یسوع خود تعلیم دینے لگا، قریباً تیس برس کا تھا (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا اور وہ ہیلی کا اور وہ متات کا...... اور وہ یارو کا اور وہ مہلل ایل کا اور وہ قینان کا اور وہ انوس کا اور وہ سیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا"[17]

عہد نامہ قدیم میں حضرت آدمؑ کی تخلیق کے متعلق صرف یہ بیان ملتا ہے کے حضرت آدم کو مٹی سے بنایا گیا اور اس کے ساتھ روح پھونکنے کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور عہد نامہ جدید میں ہے کہ کائنات کا پہلا انسان حضرت آدمؑ کی ذات ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کا مطالعہ کرتے ہیں تو قرآن مجید نے نہ صرف انسان اول کی تخلیق کو بیان کیا بلکہ آپ کی تخلیق میں استعمال ہونے والے مادے کی مختلف حالتوں کی مفصل وضاحت کی ہے کتاب مقدس میں اس انداز سے تذکرہ نہیں ملتا اور قرآن مجید میں تفصیل کیساتھ انسان کی پیدائش کے مراحل کے تذکرہ سے نوع انسانی کے طبعی خواص اور خصائل حمیدہ کی وضاحت ہوتی ہے۔ قرآن حکیم نے انسان اول کی تخلیق میں استعمال ہونے والے تمام عناصر اور مادوں (ماء، طین، طین لازب، حماء مسنون، صلصال کالفخار، نفخ روح) کو تفصیلا ذکر کیا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ کے جسد اطہر کو نہایت ہی اہتمام ساتھ عالیشان طریقے سے تخلیق کی وضاحت کی ہے آپ کو تمام مخلوقات میں بہت بلند مقام اور انسانی عظمت کا بہتریں نمونہ بنایا گیا۔ بائبل کا صرف

انسانی عنصر مٹی کو ذکر کرنے اور انسان کے اندر روح کو پھونکے جانے سے عظمت کا کوئی پہلو واضح نہیں ہوتا ہے۔

پیدائش نسل انسانی میں مشترک پہلو:

حضرت آدمؑ سے حضرت حوا کی پیدائش ہوئی اور اسی سے نسل انسانی کی پیدائش و افزائش کا ایک بہترین اور احسن نظام متعارف کروایا گیا اور حضرت آدم اور حوا کو جوڑے کی شکل میں پیدا کیا گیا اور ان کے ازدواجی رشتے کی بناپر نوع انسانی کے کیا ابتدائی لوگوں ہابیل اور قابیل کی پیدائش ہوئی پھر اولاد آدم سے اس پوری دنیا کو بھرا گیا۔

قرآن مجید میں خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی﴾[18]

اے لوگو! بیشک ہم نے پیدا کیا تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے۔

﴿وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَۃً﴾ [19]

اور اللہ نے تم ہی میں سے تمہارے لئے بیویاں بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کئے۔

عہد نامہ قدیم میں ہے:

" اور آدمؑ اپنی بیوی حوّا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اسکے قائن پیدا ہوا تب اُس نے کہا مجھے خُداوند سے ایک مرد ملا"[20]

اور بائبل کی کتاب پیدائش میں ہی مذکور ہے:

"اور خدا نے ان کو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو"[21]

عہد نامہ جدید میں ہے:

"نہ عورت مرد کے بغیر ہے نہ مرد عورت کے بغیر کیوں کہ جیسے عورت مرد سے ہے ویسے ہی مرد بھی عورت کے وسیلہ سے ہے"[22]

افزائش نسل انسانی کے بارے میں قرآن مجید اور عہد نامہ قدیم و جدید کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے مشترکہ پہلو یہ ملتا ہے کہ انسانی نسل کی افزائش کا ذریعہ اللہ جلاجلالہ نے مرد و عورت کے ملاپ کو قرار دیا ہے اور اولاد کی پیدائش کا ذریعہ وظیفہ زوجیت کی ادائیگی کو قرار دیا ہے اور یہ بات تو عیاں ہے کہ توالد اور تناسل کی خواہش تو نسل انسانی کے خاصیات میں سے ایک خواص ہے اور بائبل کی تعلیمات کے مطابق حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کے ازدواجی تعلق کے نتیجے میں نسل انسانی کی پیدائش ہوئی کہ بائبل کے بقول نسل انسانی کی افزائش کا فطری طریقہ مرد اور صنف نازک کے جنسی اختلاط ہے اور دوسرا اہم پہلو کہ اللہ پاک نے نوع انسانی کو وجہ کائنات بنایا اور اس کی پیدائش کا اہتمام کیا اور کائنات کی ساری مخلوقات کو انسانیت کی خدمت میں لگا دیا ہے اور نوع انسانی کو خالص اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور اس کی پیدائش خاص اپنی ذات کے لیے کی اور تمام مخلوقات خواہ وہ ستارے اور ہوں یا وحوش وطیور سب انسان کے متبع اور فرمانبردار ہیں اور تیسرا افزائش نسل انسانی کے لیے صنف نازک اور مردوں کو ایک دوسرے کے لیے لازم اور ملزوم قرار دیا ہے ہیں بائبل اور قرآن مجید کے مشترکات کے تذکرہ کرنے کے بعد اس مضمون کی وضاحت ہوتی ہے کہ قرآن مجید انسانیت کی پیدائش کو نہایت اور عمدہ طریقہ سے واضح کرتا ہے۔ قرآن مجید میں انسان جنین کا رحم

مادر میں پورے ایک پیدائشی عمل کا تذکرہ فرمایا ہے اور ہر ایک پہلو کی مفصل وضاحت کی گئ ہے۔ جس کا ذکر قرآن اور بائبل کے منفرد پہلوؤں میں بیان کیا جائے گا۔

پیدائش نسل انسانی میں منفرد پہلو:

قرآن مجید نے نوع انسانی کے مادہ تخلیق کے بارے میں جس اصطلاح کا استعمال کیا ہے وہ ہے نطفہ کے اور نطفہ کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔ مرد کا مادہ منویہ کو (Male Gamete) کہا جاتا ہے اس کو (sperm) بھی کہتے ہیں اور صنف نازک کا مادہ منویہ کو(Female Gamete) یعنی (Ovum) کہا جاتا ہے اس کو اللہ رب العزت نے قرآن حکیم نے مفصل انداز میں ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے:

﴿الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ۚ﴿۸﴾﴾ [23]

اس نے جو چیز پیدا کی اسے خوب بنایا اور انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی پھر اس کی نسل نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی۔

﴿اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی ﴿ۙ۳۷﴾﴾ [24]

کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے۔

﴿خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾﴾ [25]

اسے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

﴿اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ﴾ [26]

ہم نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے سے اس طرح پیدا کیا۔

﴿ثُمَّ جَعَلۡنٰہُ نُطۡفَۃً فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ﴿۪۱۳﴾﴾ [27]

پھر ہم نے اسے ٹپکی ہوئی بوند کی شکل میں ایک محفوظ جگہ پر رکھا۔

﴿وَ نُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی﴾ [28]

اور ہم تمھیں ماؤں کے پیٹ میں جب تک چاہتے ہیں ایک متعین مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

عہد نامہ قدیم میں ہے:

"اور آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور اس کے قائن پیدا ہوا تب اس نے کہا مجھے خداوند سے ایک مرد ملا۔ پھر قائن کا بھائی ھابل پیدا ہوا اور ھابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا اور قائن کسان تھا" [29]

عہد نامہ جدید میں ہے:

"نہ عورت مرد کے بغیر ہے نہ مرد عورت کے بغیر کیوں کہ جیسے عورت مرد سے ہے ویسے ہی مرد بھی عورت کے وسیلہ سے ہے" [30]

قرآن مجید عہد نامہ قدیم اور جدید میں پیدائش نسل انسانی کے لئے مرد وصنف نازک کے اختلاط کو قرار دیا ہے۔ جبکہ قرآن حکیم نے پیدائش نسل انسانی کے لیے مرد و عورت کے ازدواجی تعلق کے ساتھ انسانی پیدائش کے ترکیبی عمل کی مکمل تفصیل بیان کی ہے اور انسان کی پیدائش کے ابتدائی تمام عوامل پر خاموش ہیں اور انسان کا مادہ تولید کیا ہے ؟اور اس کو کہاں رکھا

جاتا ہے اور وہ کس عمل سے گزر کر انسان صورت اختیار کرتا ہے۔اس حوالے سے بائبل کی تعلیمات خاموش ہیں لیکن قرآن حکیم نے اس موضوع پر مفصل گفتگو کی ہے۔کہ یہ مادہ تشکیل پاتا ہے زمین کے مختلف خواص اور مختلف غذاؤں کے استعمال سے اور مرد کی پشت اور عورت کے سینے کی ہڈیوں سے پانی کی شکل میں وجود میں آتا ہے اور عورت کے رحم میں مخصوص ایام میں رہ کر اپنی تبدیل کرتا رہتا ہے بالآخر مذکورہ شکلوں میں تبدیل ہو کر (النطفۃ ،النطفۃ الامشاج،العلقۃ،المضغۃ،المضغۃ المخلقۃ،العظام) اور پھر گوشت کوچڑھانے کے عمل سے گزار کر حضرت انسان کی پیدائش کو عمل میں لایا جاتا ہے۔قرآن نے انسان کے ارتقائ عمل کو1400سال قبل مفصل بیان کیا ہے جس کو دور حاضر کی سائنسی تحقیات آج ثابت کر رہی ہے۔

مقام ومرتبہ وعظمت انسانی میں مشترک پہلو :

قرآن کی تعلیمات کی رو سے کائنات کی سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت مخلوق انسان ہے اور باری تعالیٰ کی سب سے بہتریں مخلوق ہےاور اس جیسی مخلوق کوئی اور نہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝﴾ [31]

بے شک آدمی کو ہم نے اچھی صورت پر بنایا۔

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝﴾ [32]

کیا ہم نے اس کی دوآنکھیں نہ بنائیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝﴾ [33]

اور البتہ تحقیق ہم نے عزت بخشی ہے اولاد آدمؑ کو اور ہم نے ان کو سواری دی ہے خشکی اور سمندر میں اور ہم نے روزی دی ہے ان کو پاکیزہ (اور عمدہ سے عمدہ) چیزوں سے اور ہم نے ان کو فضیلت بخشی ہے بہت سی مخلوق پر جس کو ہم نے پیدا کیا ہے.بڑی فضیلت ۔

بائبل کی کتاب زبور میں ہے:

"تیری شفقت میری آنکھوں کے سامنے ہے اور مَیں تیری سچائی کی راہ پر چلتا رہا ہوں" [34]

اور عہد نامہ قدیم کی کتاب استثناء میں ہیں:

"سُن اے اسرائیل! خُداوند ہمارا خُدا وہی اکیلا خُداوند ہے۔ پس تُو خُداوند اپنے خُدا کو اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے پیار کر" [35]

ایک اور مقام پر کتاب پیدائش میں ہی ذکر ہے:

"اور خدا نے نوح اور اس کے بیٹوں کو برکت دی اور ان کو کہا کہ بارور ہو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور زمین کے کل جانداروں اور ہوا کے کل پرندوں پر تمھاری دہشت اور تمھارا رعب ہوگا" [36]

عہد نامہ جدید کی کتاب کرنتھیوں میں مذکور ہے:

"جب جسمانی جسم ہے تو رُوحانی جسم بھی ہے۔ چنانچہ لکھا بھی ہے کہ پہلا آدمی یعنی آدم زندہ نفس بنا. پچھلا آدم زندگی بخشنے والی روح بنا لیکن روحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی تھا اس کے بعد روحانی ہوا۔ پہلا آدمی زمین سے یعنی خاکی تھا دوسرا آدمی ہے۔ جیسا وہ خاکی تھا ویسے ہی اور خاکی بھی ہیں۔ اور جیسا وہ آسمانی ہے ویسے ہی اور آسمانی بھی

ہیں "[37]

اسی طرح ایک اور مقام پر ذکر ہے:

> " کیوں کہ جس طرح بدن ایک ہے اور اس کے اعضاء بہت سے ہیں اور بدن کے سب اعضاء گو بہت سے ہیں مگر باہم مل کر ایک ہی بدن ہیں اسی طرح مسیح بھی ہے کیوں کہ ہم سب نے خواہ یہودی ہوں خواہ یونانی۔ خواہ غلام خواہ آزاد۔ ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لیے بپتسمہ لیا اور ہم سب کو ایک ہی روح پلایا گیا "[38]

انجیل متی میں ہے:

> " مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے "[39]

قرآن مجید اور کتاب مقدس کی تعلیمات کی روشنی میں مشترک پہلو یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو شرافت اور عزت وعظمت حاصل ہے۔ عہد نامہ قدیم میں شرافت انسانی کی وضاحت کرتے ہوئے کائنات کی ہر چیز کو انسان اپنے استعمال میں لا سکتا ہے ہر چیز اس کے ماتحت ہے۔ اور انسان کو خالق نے بے پناہ عقل وشعور کی طاقت سے نوازہ ہے یہی انسانیت کا اعجاز ہے عہد نامہ جدید میں حضرت انسان عظمت کو بیان کرتے ہوے فرمایا انسان ہونے کہ ناطے نوع انسانی سے تعلق رکھنے والا ہر شخص برابر ہے جیسا جسم کے تمام اعضاء کی ضرورت ایک جیسی ہوتی ہیں جو انسانی جان کو کمال بخشتی ہے اور ساتھ اس کے انسان کا دین دار اور روحانی ہونا انسان کو عام انسانوں سے ممتاز کرتی ہے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار بپتسمہ لے کر روحانی سفر میں داخل ہوتے ہیں قرآن کریم میں انسانیت کی تکریم کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں جناب آدمؑ کی اولاد ہونے کی بنا پر اور خدا تعالیٰ نے تمام نوع انسانی کو عقل سلیم کی نعمت سے نواز کر عزت بخشی اور ساری مخلوقات کو انسانیت کی خدمت میں لگادیا اور انسانیت کے ذمہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پاسداری لگادی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان زمین پر اللہ کا نائب ہے اور نیابت کی وجہ سے انسان کو اپنی زندگی رب چاہی پے گزارے اور اسی کے متعلق آخرت میں اس کے متعلق سوال کیا جائے۔

مقام ومرتبہ وعظمت انسانی میں منفرد پہلو:

حضرت انسان علم وفضل اور عقل وشعور کی خاصیت کی بنا پر خالق دوجہاں نے زمین کے اندر اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کیا اور اس منصب خلافت میں انسان کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق کو شامل نہیں انسان اس کائنات میں اللہ کا اکیلا نائب ہے۔

اللہ جل جلالہ کا ارشاد پاک ہے:

﴿ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾[40]

> اور (اس وقت کا تذکرہ سنو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں وہ کہنے لگے۔ کیا آپ زمین میں ایسی مخلوق پیدا کریں گے جو اس میں فساد مچائے اور خون خرابہ کرے حالانکہ ہم آپ کی تسبیح اور حمد وتقدیس میں لگے ہوئے ہیں اللہ نے کہا: میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

﴿ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴾[41]

> اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے، اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں، اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا ہے، اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔

عہد نامہ قدیم میں ہے:

"یہوا نے آدم اور حوا کے احسان فراموش رویے کو اپنی خوشی چھیننے کی اجازت نہ دی اسے یقین تھا ان کی اولاد بعض کے دل اس کی خدمت کرنے کی ضرور تحریک پائیں گے۔ درحقیقت وہ اس قدر پر اعتماد تھا کہ اس نے آدم اور حوا کے پہلے بچے کی پیدائش سے بھی قبل ان کی فرمانبردار اولاد کو نجات دینے کے مقصد کا بھی اعلان کیا" [42]

عہد نامہ جدید اور مقام مرتبہ انسانی:

"پہلے آدمی آدم نے گُناہ کِیا تھا اسلئے اُسکی ساری اولاد خدا کے قوانین کو توڑنے کے میلان کیساتھ ناکامل پیدا ہوئی تھی" [43]

قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق حضرت آدم علیہ السلامؑ وحوا سے جنت سے نکالے جانے کے وقت انجانے میں بھول ہوئی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواؑ درخت کے قریب تو چلے گئے لیکن سہو ہو جانے کے احساس نے انہیں پریشان کر دیا جنت کی دائمی خوشی اور آرام و سکون بے سکونی میں تبدیل ہو گیا اور بائبل کی تعلیمات کہتی ہیں کے انسانوں کے جدامجد حضرت حوااور حضرت آدم علیہ السلام نہ احسان فراموشی کی (العیاذ باللہ) کہ انہوں نے رب کا کہانہ مانا اور شیطان کا کہا مان کر نافرمانی کی جنت کے آزاد حواس پس پردہ چلے گئے اور پابند حواس حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواؑ پر مسلط ہو گئے۔ لیکن اس کے مقابل قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق اللہ رب العزت نے انسان کو عزت بخشی ہے اور اس کو کائنات کی بہت سی چیزوں پر فضیلت بخشی ہے اور حضرت انسان کو پیدائشی اعتبار سے عظمت اور کرامت سے سرفراز کیا گیا ہے۔ اور ہم اسلام اور قرآن کی تعلیمات کو دیکھتے ہیں تو فرشتے انسان کو سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کا ثبوت یہ کے حضرت انسان مسجود الملائکہ ہے اور خالق دوجہاں نے اس کی تخلیق اپنے ہاتھوں سے کی اور سب سے بڑھ کے اللہ رب العزت نے انسان عقل سلیم اور سلیم الفطرت طبیعت جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔

نتائج البحث:

1. قرآن مجید اور کتاب مقدس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے خالق دوجہاں نے کائنات کی سب سے بہترین تخلیق انسان کو قرار دیا ہے اور اعزاز وعظمت کے مظاہر کا آغاز انسان اول کی پیدائش سے ہی ہو گیا تھا۔
2. مٹی، نفخ روح میں سماوی ماخذ مشترک ہیں جبکہ قرآن مجید میں مٹی کی مختلف ہیئتوں اور اس کی خصائل کو تفصیلا بیان کیا ہے۔
3. سماوی تعلیمات اس بات میں متفق ہے کہ نسل انسانی کی افزائش توالد و تناسل سے ہوتی ہے لیکن قرآنِ پاک نے تخلیقِ انسانیت کی مکمل ترکیبی عمل کو بیان فرمایا ہے۔
4. تمام سماوی مذاہب کا اتفاق ہے کہ انسان اپنی عقل سلیم کی وجہ سے تمام کائنات کا مخدوم ہے اور اس کی تخلیق کا مقصد معرفتِ الٰہی ہے لیکن قرآنِ پاک نے شجرِ ممنوعہ کا استعمال حضرت آدم وحوا کی اجتہادی غلطی قرار دی ہے جبکہ کتابِ مقدس نے اس کو سرکشی سے تعبیر کیا ہے اور تمام انسانیت کے گناہگار ہونے کا الزام ان پر لگایا ہے۔
5. ماخذِ سماوی میں تخلیقِ انسانیت کے متعلق کتابِ مقدس میں جو راہنمائی ملتی ہے قرآنِ پاک میں اس سے زیادہ وضاحت ملتی ہے اس کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی تعلیمات سماوی تعلیمات کی تکمیل ہے۔

BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] ابن فارس ، احمد بن زکریاء القزوینی الرازی ، ابو الحسین ، (المتوفی: ۳۹۵ھ) معجم مقاییس اللغۃ،المؤلف: ،المحقق: عبد السلام محمد ہارون،الناشر: دار الفکر، عام النشر: ۱۳۹۹ھ -۱۹۷۹مادہ، ا،ن، س

Ibn Fāras, Aḥmad bin Zakriyyat Al-Qazwaynī Al-Rāzī (d:395ah), Mu'jam Maqāyeīs al-Lughat, (Dār Al-Fikar, 1979), Mādat Alef, Nūn, Sīn

[2] راغب الأصفہانی،ابو القاسم الحسین بن محمد (المتوفی: ۵۰۲ھ)، المفردات فی غریب القرآن، المحقق: صفوان عدنان الداودی، دار القلم، الدار الشامیۃ- دمشق بیروت، الوطبعۃ: الأولی - ۱۴۱۲ھ، م: ع،ظ،م

Rāghib Aṣfahānī, Abū Al-Qāsim al-Ḥusain bin Muḥammad (d:502ah), Al-Mufradāt fī Ghrīb Al-Qurān, (Dār Al-Qalam Al-Dār Al-Shāmiyyat, Demashq, Berūit: Edition 1st , 1412ah), Mādat: 'yn, Ẓā, Mīm

[3] القرآن: ۳، ۵۹

Al-Qurān:3,59

[4] القرآن: ۱۵، ۲۹

Al-Qurān:15,29

[5] کتاب مقدس-پیدائش: ۲ : ۴،۷، پاکستان بائبل سوسائٹی،لاہور ط،۲۰۱۰ء

Kitāb Muqaddas,Paydā,esh,:2 Verse ,4-7, Pākistān Bā,bal Society, Lāhore, 2010ac

[6] تیمتھیس،۲ : ۱۳،۱۲

Themīthīs:2 verse ,4-7

[7] القرآن: ۲۵،۵۴

Al-Qurān:25,54

[8] القرآن،۶: ۲

Al-Qurān:6,2

[9] القرآن: ۳۷، ۱۱

Al-Qurān:37,11

[10] القرآن: ۱۵: ۲۸،۲۹

Al-Qurān:15,28,29

[11] القرآن: ۵۵، ۱۴

Al-Qurān:55,14

[12] البقرہ،۲: ۳۱

Al-Qurān:02,31

[13] پیدائش،۲۶:۱

Pydā,esh:2 6,1

[14] پیدائش ۳: ۱۹

Pydā,esh:3,19

[15] یوحنا: ۴،۴۷

Youḥanā:4,47

[16] رومیوں: ۵، ۱۲

Roūmīyūn:5,12

[17] لوقا: ۳ : ۳۷ ۔۳۸

Lūqā:3,37-38

[18] القرآن: ۴۹ ، ۱۳

Al-Qurān:49,13

[19] القرآن: ۱۶، ۷۲

Al-Qurān:16,72

[20] پیدائش: ۴ :۱

Pydā,esh:4,1

[21] پیدائش: ۱، ۲۶

Pydā,esh:1,26

[22] کرنتھیوں: ۱۱ : ۱۱، ۱۲

Karanthion:11:11,12

[23] القرآن: ۳۲ : ۷،۸

Al-Qurān:32,7,8

[24] القرآن،۷۵: ۳۷

Al-Qurān:75,37

[25] القرآن: ۸۶ : ۵،۶،۷

Al-Qurān:86:5,6,7

[26] القرآن: ۷۶ : ۲

Al-Qurān:76,2

[27] القرآن: ۲۳ : ۱۳

Al-Qurān:23,13

[28] القرآن، ۲۲ : ۵

Al-Qurān:22,5

[29] پیدائش، ۴: ۱،۲

Pydā,esh:4,1,2

[30] کرنتھیوں، ۱۱ : ۱۱، ۱۲

Karanthion:11:11,12

[31] القرآن،۹۵: ۴

Al-Qurān:95,4

[32] القرآن۹۰: ۸، ۹

Al-Qurān:90:9,8

[33] القرآن ، ۱۷ :۷۰

Al-Qurān:17,70

[34] زبور:۲۶ ،۳

Zubūr:26,3

[35] استثناء:۶ ،۴

Istithnā:6,4

[36] پیدائش،۹ :۱،۲

Pydā,esh:9,1,2

[37] کرنتھیوں،۱۵: ۴۸،۴۵

Karanthion:15:48,45

[38] کرنتھیوں،۱۲: ۱۳،۱۲

Karanthion:12:13,12

[39] انجیل متی:۵:۵

Injīl matā:5:5

[40] القرآن:۲: ۳۰

Al-Qurān:2,30

[41] القرآن:۱۷، ۷۰

Al-Qurān:17,70

[42] پیدائش۳۱:۱، ۳ :۱۵

Pydā,esh:31,3,15

[43] رومیوں۵: ۱۲

Rūmiyūn:5,12